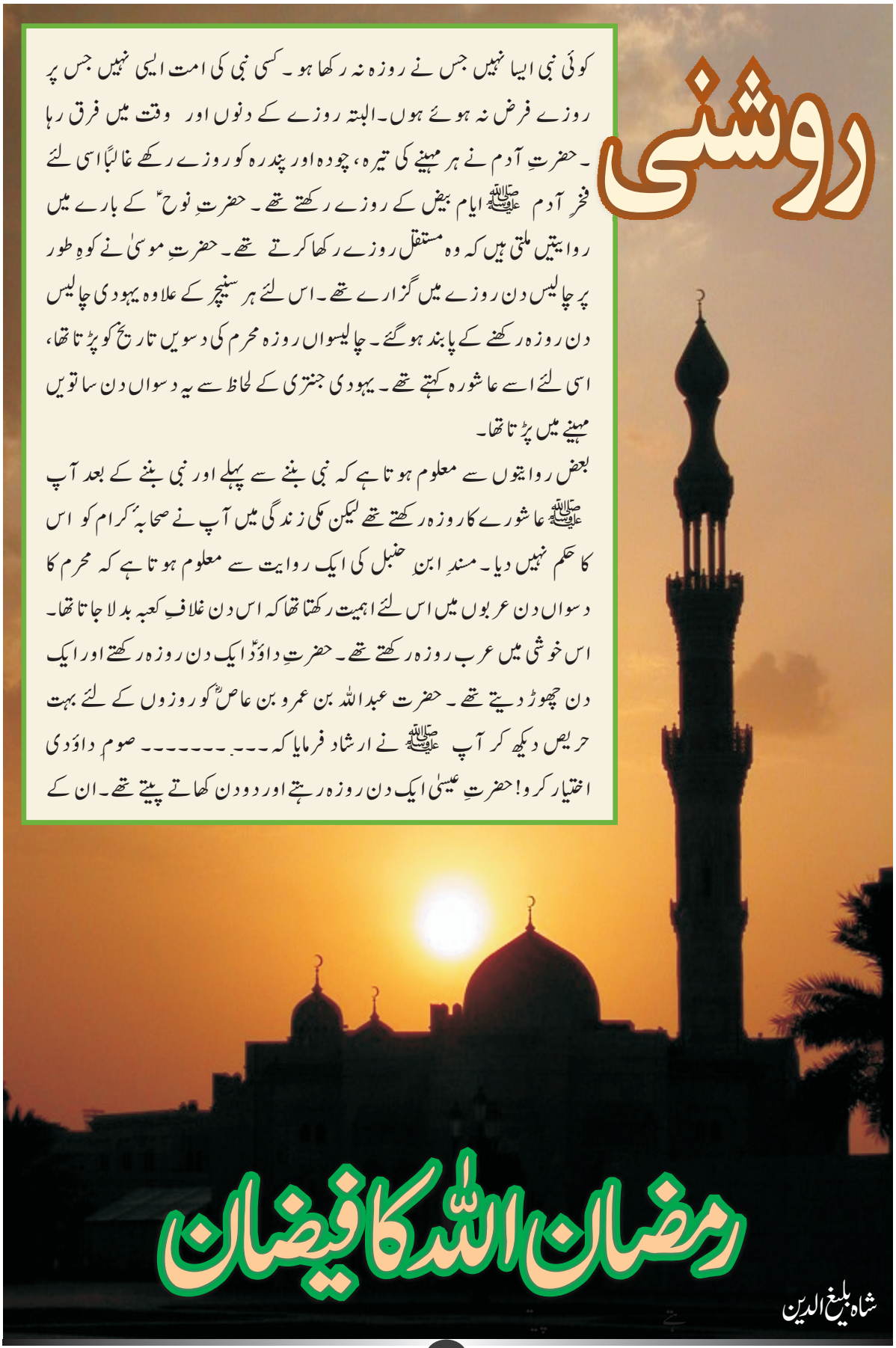

روشنی

کوئی نبی ایسا نہیں جس نے روزہ نہ رکھا ہو۔ کسی نبی کی امت ایسی نہیں جس پر روزے فرض نہ ہوئے ہوں۔ البتہ روزے کے دنوں اور وقت میں فرق رہا۔ حضرتِ آدم نے ہر مہینے کی تیرہ، چودہ اور پندرہ کو روزے رکھے غالباً اسی لئے فخرِ آدم ﷺ ایام بیض کے روزے رکھتے تھے۔ حضرتِ نوحؑ کے بارے میں روایتیں ملتی ہیں کہ وہ مستقل روزے رکھا کرتے تھے۔ حضرتِ موسیٰ نے کوہِ طور پر چالیس دن روزے میں گزارے تھے۔ اس لئے ہر سنیچر کے علاوہ یہودی چالیس دن روزہ رکھنے کے پابند ہوگئے۔ چالیسواں روزہ محرم کی دسویں تاریخ کو پڑتا تھا، اسی لئے اسے عاشورہ کہتے تھے۔ یہودی جنتری کے لحاظ سے یہ دسواں دن ساتویں مہینے میں پڑتا تھا۔

بعض روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی بننے سے پہلے اور نبی بننے کے بعد آپ ﷺ عاشورے کا روزہ رکھتے تھے لیکن مکی زندگی میں آپ نے صحابہؓ کرام کو اس کا حکم نہیں دیا۔ مسندِ ابنِ حنبل کی ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ محرم کا دسواں دن عربوں میں اس لئے اہمیت رکھتا تھا کہ اس دن غلافِ کعبہ بدلا جاتا تھا۔ اس خوشی میں عرب روزہ رکھتے تھے۔ حضرتِ داؤدؑ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن چھوڑ دیتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ کو روزوں کے لئے بہت حریص دیکھ کر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ۔۔۔ ۔۔۔۔۔۔۔ صومِ داؤدی اختیار کرو! حضرتِ عیسیٰ ایک دن روزہ رہتے اور دو دن کھاتے پیتے تھے۔ ان کے

رمضان اللہ کا فیضان

شاہ بلیغ الدین

ارشادِ نبوی ﷺ ہے کہ رمضان سال کا دل ہے یہ ٹھیک رہا تو تمام سال ٹھیک رہا

پیروکاروں کے لئے بھی رمضان کے تیس روزے فرض تھے لیکن عیسائی پیشواؤں نے روزوں کی تعداد گھٹاتے گھٹاتے ان کا سلسلہ ہی ختم کر دیا۔ ہجرت کے اٹھارہ مہینے بعد شعبان دو ہجری میں روزے مسلمانوں پر فرض ہوئے۔ جب روزہ فرض ہونے کا حکم آیا تو ارشادِ ربّانی ہوا کہ سورۂ بقرہ کی اس آیت کا مطلب ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اے ایمان والو! تم پر روزہ فرض کیا گیا جس طرح تم سے پہلے کی امتوں پر فرض کیا گیا تھا تاکہ تم اللہ سے ڈرنے والے بن جاؤ !

اسی سلسلے میں آگے چل کر ایک سال کے بعد حکم آیا کہ رمضان کے پورے مہینے میں روزہ رہو۔

برائیوں سے بچانا اور ایسے رستے پر چلانا جو انسان کی اپنی ذات اور اس کی تمام برادری کے لئے مفید ہو اسلام کا مقصد ہے۔ روزہ اس مقصد کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ ہے اسی لئے اس کی مختصر تاریخ یہ ہے کہ روزہ ایمان والوں میں تقویٰ پیدا کرتا ہے۔ جن میں تقویٰ پیدا ہوتا ہے وہ اخلاص و آگہی کے حامل بن جاتے ہیں۔

روزے کے لئے عورت مرد، امیر غریب میں کوئی فرق نہیں۔ دوسرے مذہبوں میں یہ فرق ہے۔ مثلاً یونانی روزہ صرف عورت کے لئے ضروری سمجھتے تھے۔ آتش پرستوں میں روزہ صرف دستور کے لئے ہے یعنی جو مذہبی پیشوا ہے صرف اس کے لئے روزہ ہے دوسروں کے لئے نہیں۔ اسی طرح ہندومت میں ویش، کھتری، شدر روزہ نہ رکھیں گے۔ صرف برہمنوں کے لئے روزہ ہے۔

اسلام میں روزہ چند گھنٹوں کے لئے ہے۔ یہودی چوبیس گھنٹوں کا روزہ رکھتے ہیں بعض عیسائی راہب دو، دو تین، تین دن کے روزوں کے قائل ہیں۔ چینیوں کا ایک روزہ سات دن کا ہوتا ہے۔

اسلام نے روزے کو بھی آسان کر دیا۔ رات میں کھانے پینے کی اجازت دے دی۔ مستقل روزے رکھنے سے منع کر دیا۔

یہودی افطار کے وقت جو کھالیں سو کھالیں پھر کچھ نہیں کھا سکتے اسی وقت ان کا روزہ شروع ہو جاتا ہے۔ یہ لوگ روزہ رکھتے ہیں تو اسے سوگ کی علامت سمجھتے ہیں۔ اسلام کے ارکان میں روزہ چوتھا رکن ہے۔ حکم ہے ___ چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر روزہ چھوڑ دو! حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ جو مسلمان ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ رمضان کے روزوں کا انکار کرنے والا۔ کافر اور شرعی عذر کے بغیر روزہ چھوڑنے والا فاسق ہے۔ چاہے وہ مرد ہو کہ عورت۔ بچوں کو روزے معاف ہیں لیکن دس سال کی عمر کے بعد روزہ نہ رکھنے پر دھمکانے اور مارنے کا حکم ہے۔

روزے کے لئے نیت ضروری ہے۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے کہ دل میں پکا ارادہ ہونا چاہیئے کہ میں اللہ تعالیٰ کے لئے روزہ رکھوں گا۔ زبان سے اگر نیت نہ کی جائے تو کچھ حرج نہیں لیکن درِ مختار میں ہے کہ نیت زبان سے کرنا بھی سنت ہے۔ رمضان کے روزے کی نیت رات سے کر لینا زیادہ اچھا ہے۔ اگر رات میں نیت نہ کر سکے تو امام اعظم کے نزدیک ظہر کی نماز تک نیت کی جا سکتی ہے یعنی سورج کے ڈھلنے سے پہلے۔ اگر دل سے نیت نہ کی جائے تو روزہ نہ ہوگا، فاقہ ہوگا۔ سر میں تیل ڈالنے سے نہ روزہ ٹوٹتا ہے نہ مکروہ ہوتا ہے۔ انجکشن لینے یا ٹیکہ لگوانے سے بھی روزہ نہ ٹوٹتا ہے نہ مکروہ ہوتا ہے۔ بشرطیکہ دوا پیٹ میں یا دماغ میں نہ جاتی ہو۔ آنکھوں میں دوا ڈالنے، سرمہ لگانے، خوشبو لگانے یا سونگھنے سے روزہ مکروہ نہیں ہوتا۔ نہانے، تھوک یا بلغم کے نگلنے، یا خود بخود قے کے آجانے سے بھی روزہ مکروہ نہیں ہوتا۔ پان کھانے کے بعد خوب کلّی کر لی گئی اور منہ اچھی طرح صاف کر لیا گیا لیکن تھوک میں لالی باقی رہ گئی تو کوئی مضائقہ نہیں۔ سحری کھانا سنت ہے۔ سنن نسائی میں ہے برکت ہے۔ کم ہو کہ زیادہ لیکن سحری کھانا چاہئے۔ ایک پیالی چائے، ایک کھجور، ایک بسکٹ کچھ بھی کھا لینا سنت کی تکمیل کرتا ہے۔

یہودی سحری نہیں کھاتے۔ سحری کے لئے حکم ہے کہ آخر رات میں کرو لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ سائرن یا اذانِ فجر کے بعد بھی آدمی کھاتا پیتا رہے۔ افطار کے بارے میں حکم ہے کہ جیسے ہی وقت ہو جائے افطار کر لیا جائے اس میں دیر نہ لگائی جائے کیونکہ یہودی تاخیر کرتے تھے۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے کہ رمضان سال کا دل ہے یہ ٹھیک رہا تو تمام سال ٹھیک رہا۔ ☆